تبصرے

۱- بیرم خاں (بزبان انگریزی)

مصنف: سوکمار رے، پروفیسر اسلامی تاریخ و ثقافت، کلکتہ یونیورسٹی
مرتب: ایم ایچ اے بیگ (سرجن ڈاکٹر حسن علی بیگ، کراچی)
ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف سنٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز، آرٹس فیکلٹی، کراچی یونیورسٹی
ضخامت: ۲۸۷ صفحات (مع ۲۱ ابتدائی صفحات اور ۱۱ تصاویر زائد)
مبصر: نجم الاسلام

انسٹی ٹیوٹ مذکور نے، جس کی طرف سے زیر تبصرہ کتاب شائع ہوئی ہے، علمی کتابوں کی نشر و اشاعت کا عمدہ معیار قائم کیا ہے- ۱۹۹۳ء اس کا سلور جوبلی سال ہے- ۲۵ برس کے عرصے میں اس علمی ادارے کی طرف سے ۱٦ مطبوعات پیش کی جا چکی ہیں- یہ رفتار قابل تحسین، بلکہ اس نوعیت کے کسی بھی علمی ادارے کے لیے قابل رشک ہے- "بیرم خاں" اس کے سلسلہ اشاعت کی پندرھویں کتاب ہے- مصنف و مرتب کی قلمی کاوشوں کے علاوہ، اس کے مشمولات میں پیش لفظ ایم ایچ صدیقی اور دیباچہ ڈاکٹر ریاض الاسلام کے قلم سے ہے-

جیسا کہ پیش لفظ اور دیباچے میں صراحتیں ملتی ہیں، مصنف سوکمار رے کلکتے کے اس نامور حلقہ مؤرخین میں دیر سے داخل ہونے والے فضلاء میں سے تھے جو سر ولیم جونس کی بنا کردہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی قائم کی ہوئی روایات کے زیر اثر ظہور میں آیا تھا-

اس حلقے میں سر جادو ناتھ سرکار، آرسی جمدار، ڈاکٹر قانون گو اور شمس العلماء محمد ہدایت حسین (مرتب مآثر رحیمی) جیسے نامور فضلاء کے ساتھ سوکمار رے کو بھی، ان کے مقالۂ تحقیق "ہمایوں ان پرشیا" (مطبوعہ ۱۹۴۸ء) اور تحقیقی رسائل میں شائع ہونے والے ان کے فاضلانہ مقالات نے جگہ دلوائی- یہ مقالات بیرم خان خانخاناں، بیرم خاں اور شیر شاہ، ہیمو کی موت، عہد اکبری میں ہند ایرانی روابط اور مؤرخ برنی جیسے موضوعات پر تھے-

مصنف کی وابستگی اولاً ڈھاکہ یونیورسٹی اور پھر ۱۹۵۲ء سے کلکتہ یونیورسٹی سے رہی- انھوں نے پچاس کی دہائی میں زیر تبصرہ کتاب کا ایک غیر مرتب مسودہ تیار کر لیا تھا مگر تجدید نظر کرنے اور مبیضہ تیار کرنے کی نوبت بوجوہ نہ آپائی-

اس کتاب کے چھپنے کی نوبت، بہت تاخیر سے ۱۹۹۲ء میں آئی جب کہ وہ ۱۹۸۷ء میں

آنجہانی ہو چکے تھے - مصنف کی خوش نصیبی تھی کہ مذکورہ بالا انسٹی ٹیوٹ کے سیکریٹری ، ڈاکٹر ریاض الاسلام سے دیرینہ شخصی علمی روابط رکھتے تھے - ڈاکٹر ریاض الاسلام کو " بیرم خاں " کے مسودے کا علم تھا - چنانچہ ان کے توجہ دلانے پر کراچی کے سرجن ڈاکٹر حسن علی بیگ نے ، جو ایک اسکالر بھی ہیں ، اپنے سفر کلکتہ کے دوران (جب کہ وہ دیبی پرشاد کے " خانخانان نامہ " کی ترتیب و تدوین کے لیے مواد جمع کرنے میں مشغول تھے) مصنف کے مکان واقع کلکتہ تک رسائی حاصل کرکے " بیرم خاں " کا خام مسودہ کتاب ان کی بیوہ کی اجازت سے حاصل کر لیا ، اور پھر عمدگی کے ساتھ ترتیب دے کر انسٹی ٹیوٹ سے شائع کرایا - یوں بابر ، ہمایوں اور اکبر کے عہد میں اسلامیان برصغیر کی ایک نامور اور کارگزار شخصیت کے حالات اور کارہائے نمایاں پر ایک قابل قدر مؤرخانہ محنت ضائع ہونے سے بچ گئی - ورنہ ، کیسے کیسے بلند پایہ فضلاء کے مسودات ان کی وفات کے بعد ضائع ہوتے ہی دیکھے گئے ہیں -

اب زیر تبصرہ کتاب کے مشمولات سے متعلق کچھ تفصیلات بطور تعارف پیش کی جاتی ہیں - کتاب " بیرم خاں " کا متن اپنی مطبوعہ شکل میں دس ابواب پر منقسم ہے ، اور بیرم خاں کے اجداد ، ابتدائی زندگی ، بابر اور ہمایوں کے تحت ملازمت ، ہندوستان میں جلاوطنی ، ایران و قندھار میں قیام کے حالات ، مغلوں کی حکومت کی بحالی میں حصہ ، اکبر کے دور کے حالات اور سرکردہ مہمات ، قوت و اقتدار کی انتہائی بلندیوں کے زمانے کے واقعات ، اور پھر زوال اور بغاوت جیسے موضوعات سے متعلق مؤرخانہ مباحث کو محتوی ہے - ان مباحث کا مواد اولین اور ثانوی دونوں طرح کے مآخذ سے ماخوذ ہے ، جیسا کہ مفصل کتابیات سے ظاہر ہے (مفصل ان معنوں میں کہ یہ مآخذ کی نشان دہی بھی کرتی ہے اور حسب ضرورت ، مؤرخانہ نقطہ نظر سے ان کی قدر و قیمت پر روشنی بھی ڈالتی ہے) -

متن کتاب کے بعد ، دیگر مشمولات میں مرتب کی اضافی یادداشتیں (notes) ، تین تتمے اور کتابیات ذکر کے قابل ہیں - ان سے مرتب کی کاوشوں کا اندزہ ہوتا ہے -

اضافی یادداشتوں میں سرا پردہ ، کورنش اور تسلیم ، کوہ نور اور دریائے نور ، بیرم کا مذہب ، یار علی بیگ (بیرم کا دادا) اور مؤرخ ملا عبدالقادر بدایونی سے متعلق توضیحات ہیں - ان میں بیرم کے مذہب کے بارے میں جو نوٹ ہے ، قابل لحاظ مواد رکھتا ہے - اس میں بالاختصار بہت کچھ آگیا ہے - اس کے حوالے کچھ اس نوعیت کے ہیں جن سے خیال ہوتا ہے کہ تمام تر مرتب کی کاوش ہے - یہ نوٹ متن کتاب کی ایک کمی کو بخوبی پورا کرتا ہے ، لیکن پھر جو نوٹ کوہ نور اور دریاے نور پر سوکماھرے کی توضیح کے حوالے سے شروع ہوتا ہے اس سے اشارہ ملتا ہے کہ سوکمار رے کے چھوڑے ہوئے نوٹ پر نظرثانی اور اضافے کیے ہیں - غالباً مصنف نے اپنی

تحریر کردہ اضافی یادداشتیں کسی نہ کسی شکل میں چھوڑی ہوں گی جن کو مرتب نے سامنے رکھا ہے

اس کے بعد تین تتمے آتے ہیں - پہلا ، بیرم خاں کے تین احکامات کے تعارف پر مشتمل ہے - یہ احکامات ترمذی کی "مغل ڈاکیومنٹس" (مطبوعہ ۱۹۸۹ء) میں آتے ہیں جو مصنف سوکمار ئے کی موت کے بعد کی مطبوعہ ہے دوسرا تتمہ بیرم کی ایک فارسی غزل کا منظوم اردو ترجمہ ہے جو نہ ہوتا تو بہتر تھا ( ) - تیسرا تتمہ ڈاکٹر ریاض الاسلام کے نام مصنف کا وہ آخری خط ہے جو ۴ اگست ۱۹۸۷ء کا لکھا ہوا ہے - اس سے کاتب اور مکتوب الیہ کے باہمی علمی روابط کا اندازہ ہو سکتا ہے جو اس کتاب کی بازیافت اور اشاعت کا سبب بنے ہیں - اس خط میں مصنف نے ڈاکٹر محمود حسین سے اپنے شخصی مراسم کا ذکر کیا ہے اور ڈاکٹر اشتیاق حسین سے ایک ملاقات کا حوالہ بھی دیا ہے - آخر میں اپنی کتاب " بیرم خاں " کے مسودے پر نظر ثانی کر کے طبع کرانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جس کی موت نے مہلت نہیں دی -

کتاب میں مصوروں کے موقلم کی پانچ ایسی تصاویر بھی ہیں جو بیرم خاں کی شبیہ کے ساتھ ہیں ، ان کو زیر بحث لایا جا سکتا ہے - سردست دو کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے -

پہلی تصویر رنگین ہے جس میں نامعلوم مصور نے ، پائین تصویر کی یادداشت کے مطابق بیرم کو اکبر کے حضور ایک گھوڑا بطور نذرانہ پیش کش کرتے دکھایا ہے - شہ نشین پر انگریزی طرز کی ایک نازک پایوں اور بازوں والی ، سرخ مخملی پشت کی کرسی پر ایک بے ریش مگر طویل البروت جوان جلوہ افروز ہے - عمر عنفوان شباب کی حد سے متجاوز ، دستار سر پر جیغہ و سرپیچ ، گلے میں دو لڑا ہار ، بازو پر بازو بند ، کمر میں پٹکا - یہ اکبر ہے ! پیچھے ایک نوخیز خادم کے ہاتھ میں مورچھل ہے - پیشی میں ایک جریب کے فاصلے پر ایک مرد باریش و بروت سیاہ ، سر پر دستار ، کمر میں پٹکا ، دونوں ہاتھوں میں جریب کا ایک سرا تھامے ، دوسرا فرش پر ٹکائے کھڑا ہے - یہ بیرم ہے ! جس کے تن پر ایک بازو بند کے علاوہ کوئی نشان امارت نہیں - مصور کے خیال میں اعلیٰ ترین امراء کس حالت میں حضور شاہی میں آتے تھے ؟ تصویر کے وسط میں نیلی زمین کا ایک پائیں باغ ہے جس کے درمیان میں بیرم کے تین ہمراہی یا خدام شاہی صف بستہ و سیف بستہ استادہ ہیں - پس منظر میں محل سرا کا ایک سپاٹ غیر مغلئی دروازہ ہے جہاں ایک گھوڑا کھڑا ہے اور سائیس دروازے سے پشت لگائے بیٹھا ہے - یہ تصویر برٹش لائبریری میں موجود ، اکبر نامے کے مصور قلمی نسخے سے لی گئی ہے -

دوسری قابل ذکر اور قابل تحسین تصویر ، سفید و سیاہ عکس کی صورت میں ہے - یہ دو